itsurdu.blogspot.com

تنگنائے غزل

http://www.pakistanconnections.com/ebooks

اختر ہوشیارپوری

itsurdu.blogspot.com

تنگنائے غزل

(شاعری)

اختر ہوشیار پوری

itsurdu.blogspot.com

الحمد

یا رب مرے خوابوں میں خیالوں کا اثر دے
بارش سے جو خالی ہیں کٹورے انہیں بھر دے

ظلمت کدہ ذات میں محصور ہوں کب سے
اس تیرگی شب کو اجالوں کی خبر دے

میں بے سرو ساماں ہوں کہیں جا نہیں سکتا
مجھ بے سروسامان کو سامان سفر دے

دیوار کو رنگوں سے عجب تو نے نوازا
اب اس مرے کاشانے کو انوار سحر دے

اے خالق جاں دامن اختر میں ہیں سو چھید
وہ کچھ بھی نہیں مانگتا تو نور بشر دے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

کڑکتی دھوپ میں سارا

کڑکتی دھوپ میں سارا جہان ہوتا تھا
گھٹا کے چھٹتے ہی کیا کیا گمان ہوتا تھا

وہ دن بھی کیا تھے دیئے روزنوں میں جلتے تھے
اور اپنے سر پہ کھلا آسمان ہوتا تھا

یہ اور بات کہ سائے نے دستگیری کی
قدم قدم پہ کڑا امتحان ہوتا تھا

میان سایہ دیوار اور پس دیوار
مرا وجود ہی اپنا نشان ہوتا تھا

میں اس سے بات بھی کرتا تو کس طرح کرتا
کہ اک فرشتہ یہاں درمیان ہوتا تھا

جہاں سے ہو کے دبے پاؤں لوگ جاتے تھے
اسی گلی میں مرا بھی مکان ہوتا تھا

itsurdu.blogspot.com

میں جب بھی شہر سے نکلا تو راہ بھول گیا
پھر اس کے بعد ہواؤں کا دھیان ہوتا تھا

تمہیں حرف حرف سے جس کو شکایتیں اختر
وہ کم سخن ہی مری داستان ہوتا تھا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

حرف کی آبرو قلم سے

حرف کی آبرو قلم سے ہے
زندگی جیسے چشم نم سے ہے

بن کہے ہر سخن سمجھتا ہوں
میرا ہونا مرے عدم سے ہے

منزلیں اپنے آپ کچھ بھی نہیں
کارواں راستے کے دم سے ہے

دن کا ہنگامہ آفتاب کے نام
رات اس زلف خم بہ خم سے ہے

اب کتابیں ٹٹولنا کیسا
لفظ تو اپنے ہی بھرم سے ہے

ماہ و اختر ہیں زینت افلاک
حسن لیکن زمین کا ہم سے ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

وہ میرے قریب ہی

وہ میرے قریب ہی کھڑی تھی
اور میرے بدن میں بولتی تھی

میں تو کہیں دور جا چکا تھا
وہ دستکیں پھر بھی دے رہی تھی

میں خاکے میں رنگ بھر رہا تھا
وہ زینہ اتر کے جا چکی تھی

کیا جانئے کس خیال کے تحت
چلتے چلتے وہ رک گئی تھی

سب مجھ کو تلاش کر رہے تھے
مجھ کو اپنی مگر پڑی تھی

میں صحن میں چل کے آ گیا تھا
اور دھوپ ابھی ابھی چڑھی تھی

itsurdu.blogspot.com

تاروں کے چراغ بجھ گئے تھے
وہ انگڑائی ہی لے رہی تھی

خاموش تھا میں تو کچھ دنوں سے
تصویر ہی باتیں کر رہی تھی

قرآں کے حروف بولتے تھے
کانوں میں اذان گونجتی تھی

کندہ ہے مرے لبوں پہ اختر
دیوار پہ جو وہ لکھ گئی تھی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

سورج کے ڈھلتے شام کا

سورج کے ڈھلتے شام کا ہنگام ڈھل گیا
پھر یہ ہوا کہ زیست کا منظر بدل گیا

یہ حال تھا درختوں پہ پتے نہیں رہے
اور میں بھی ان کے ساتھ ہی گھر سے نکل گیا

اب کیسے کوئی ظلمت شب کا کرے علاج
مشعل جلی نہ تھی کہ مرا ہاتھ جل گیا

بارش میں میں بھی بھیگا تھا لیکن یہ سیل آب
مٹی اٹھا کے پھولوں کے چہرے پہ مل گیا

افواہیں اتنی پھیلی تھیں کچھ بھی نہ پوچھئے
بھڑکی تھی آگ ابھی کہ مرا جی دہل گیا

تصویریں پہلے پھاڑتا پھر جوڑتا رہا
اس مشغلے سے راستہ میرا بدل گیا

itsurdu.blogspot.com

اب کے گری وہ برف کہ چلنا محال تھا
اختر قدم اٹھا تھا کہ پاؤں پھسل گیا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

چہرے سے آفتاب جیسا

چہرے سے آفتاب جیسا ہوں
میں لہو میں نہا کے نکلا ہوں

کتنے دن ہو گئے اسے بچھڑے
انگلیوں پر میں گنتا رہتا ہوں

کوئی جھونکا ہوا کا جب آئے
خشک پتوں کو اڑتے تکتا ہوں

یہ سمندر ہی جانتا ہو گا
میں ابھی کتنا اور پیاسا ہوں

جب شب غم اندھیرا پڑھتا ہے
میں دیوں کو جلانے لگتا ہوں

کوئی مشکل نہیں ہے جینے میں
جانے کن منزلوں کا رستہ ہوں

itsurdu.blogspot.com

اتنا تنہا نہ کوئی سمجھے مجھے
میں ابھی اپنے پاس بیٹھا ہوں

کوئی آواز جب نہیں آتی
اپنا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں

رات کیا دن کو بھی میں سوتا نہیں
اور چوکھٹ پہ آنکھیں رکھتا ہوں

شور ایسا پڑا ہے بستی میں
جیسے میں جنگلوں میں تنہا ہوں

جب مرے پاس کوئی ہوتا نہیں
صحن میں آ کے بیٹھ جاتا ہوں

کیا مرا حال پوچھنا اختر
ٹھنڈے پانی میں روز جلتا ہوں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اوس اتری ہے تو

اوس اتری ہے تو شاخوں کو جھکا دیتے ہیں
پھر بدن پر کئی تصویریں سجا دیتے ہیں

آندھیاں آئیں تو گرتے ہیں شجر سے پتے
پھر یہ پتے مرے ہونے کا پتہ دیتے ہیں

میں نے یہ رنگ بھی دیکھا ہے گھنیری شب میں
دیپ بجھ جائیں تو افکار ضیا دیتے ہیں

گھر میں تنہا کہیں پا کر نہ کوئی آ جائے
بس یہی سوچ کے دیوار اٹھا دیتے ہیں

کان یونہی تو نہیں بجتے ہیں اختر شب بھر
کوئی تو ہیں جو دریچوں میں صدا دیتے ہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اک منزل جاں کی

اک منزل جاں کی روشنی ہے
اک حرف اذاں کی روشنی ہے

میں گھر کے دریچے دیکھتا ہوں
زخموں کے نشاں کی روشنی ہے

سورج اتر آیا ہے زمیں پر
یہ کوئے بتاں کی روشنی ہے

خوابوں کے نگر میں زندگی کے
ہیروں کی دوکاں کی روشنی ہے

مٹی سے بھی پوٹتی ہیں کرنیں
یہ لفظ و بیاں کی روشنی ہے

میں جس کے جلو میں گامزن ہوں
اک اجڑے مکاں کی روشنی ہے

itsurdu.blogspot.com

میں رنگ بدن ٹٹولتا تھا
اختر یہ کہاں کی روشنی ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

کمرہ کمرہ سجانا ہے

کمرہ کمرہ سجانا ہے
ڈیوڑھی تک مہکانا ہے

گھر میں ہے سامان بہت
ایک اسی کو آنا ہے

شام اترنے سے پہلے
صحن میں دیپ جلانا ہے

کیوں میں کاٹوں پیڑوں کو
بچوں کو سستانا ہے

خط کو سادہ ہی رکھنا
میرے پتے پر آنا ہے

کپڑے بدل کر بیٹھا ہوں
مجھ کو باہر جانا ہے

itsurdu.blogspot.com

جانے کب وہ آئے گا
ہار اسے پہنانا ہے

اس سے کہو مایوس نہ ہو
گھر ہی واپس آنا ہے

باڑ لگی ہے ساحل پر
دریا کو رک جانا ہے

میز سجا لوں چائے سے
جانے کس کو آنا ہے

اب تو وضو کر لو اختر
شب کو مسجد جانا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

وہ کہیں ٹھہرا تو

وہ کہیں ٹھہرا تو اس کے ساتھ ہی ٹھہرا رہا
جلتے انگاروں پہ ننگے پاؤں پھر چلتا رہا

وہ مری آواز پر دروازے تک تو آ گیا
منہ سے کچھ بولا نہیں لیکن مجھے تکتا رہا

بچے گلیوں میں نکل آئے کہ شور و غل کریں
اور میں اپنی صدا دیواروں سے سنتا رہا

رت بدلنے پر بھی اس کا ذوق آرائش وہی
بارشوں میں کاغذی ملبوس اسے اچھا رہا

اس نے جب نظریں اٹھائیں میرا عالم کچھ نہ پوچھ
بات بھی کرتا رہا آنکھیں بھی میں ملتا رہا

میں نے ساری زندگی کاٹی ہے اس انداز سے
صحن میں آندھی رہی اندر دیا جلتا رہا

itsurdu.blogspot.com

مدتوں میرا گریباں میرے اپنے ہاتھ تھا
جانے کیا کیا تھے مسائل جن میں میں الجھا رہا

میں نہ کچھ بھی کر سکا بس بدلیاں دیکھا کیا
چھت سے پانی رفتہ رفتہ صحن میں آتا رہا

جتنے بھی مزدور تھے مزدوری لے کر چل دیئے
لکڑیاں گیلی رہیں اور جھونپڑا کچا رہا

گیلے کپڑے ساحلوں کی ریت پر پھیلا دیئے
میں سمندر سے ابھر کر بھی بہت پیاسا رہا

عمر بھر رکھا ہے خود کو اس کی شادابی کی نذر
پھر بھی اپنی آگ میں اختر بدن جلتا رہا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

خود کو دیکھوں شیشے

خود کو دیکھوں شیشے کا اعجاز ہے
اپنے ہونے کا یہی انداز ہے

سننے والے کان سے بہرے ہوئے
زندگی ورنہ کڑی آواز ہے

جتنا بھی میں اڑنا چاہوں اڑتا جاؤں
میری مٹھی میں پر پرواز ہے

آج تک کوئی نہیں سمجھا اسے
میرا پیکر راز ہی اک راز ہے

لوگ اختر بے خطر آتے رہے
اپنی دیواروں میں اک در باز ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ہر چند کہ دروازوں پہ

ہر چند کہ دروازوں پہ الزام بہت ہے
لیکن پس دیوار بھی بدنام بہت ہے

دیواروں کے پیچھے کئی دیواریں کھڑی ہیں
اور اینٹوں پہ اک نام یہاں عام بہت ہے

اس شہر کا ہر شخص ہی بہرا ہوا ورنہ
ان تازہ ہواؤں میں بھی پیغام بہت ہے

مانا کہ خریداروں کا کچھ بھی نہیں معیار
لیکن یہاں انسانوں کا نیلام بہت ہے

کیا لعل و جواہر گل و لالہ کے ذخیرے
ہم کو تو محمد ہی کا اک نام بہت ہے

یہ گردش دوراں کہیں رکتی نہیں اختر
اور میرے لئے زحمت یک گام بہت ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

خالی ہاتھوں پہ دھرا

خالی ہاتھوں پر دھرا ہے مرا سامان بہت
ورنہ اک عمر سے تھا خود سے میں انجان بہت

لوگ گمنام سمجھتے ہیں تو سمجھیں مجھ کو
اپنے ہونے سے تو ظاہر ہے مری شان بہت

میرے دروازے پہ اب تختی مرے نام کی ہے
اب مرا ملنا زمانے کو ہے آسان بہت

لڑکھڑا کر جو گروں کوئی نہ جانے مجھ کو
اور چلنے کی مرے شہر کو پہچان بہت

کیوں مجھے آئینہ خانہ میں لئے جاتے ہیں لوگ
میں تو پہلے ہی سے ہوں خود سے پشیمان بہت

اے مرے سرخ لہو تیری مدد ہے درکار
کہ غم زیست کے ہاتھوں ہوں پریشان بہت

itsurdu.blogspot.com

یہ ہری بیلیں ہواؤں کا ثمر ہیں اختر
ان گھنے جنگلوں میں ہوتے ہیں انسان بہت

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میں اگر چپ ہوں

میں اگر چپ ہوں تو اک شور مچا دے کوئی
اپنے قدموں سے قیامت ہی جگا دے کوئی

بہہ گئیں اب کے تو بارش میں کئی گلیاں بھی
کم سے کم رستہ مرے گھر کا بتا دے کوئی

ان پھٹے حالوں مجھے کوئی نہ پہچان سکے
کاش ان کو میری تصویر دکھا دے کوئی

کورے کاغذ سے ابھی مجھ کو سجانا ہے بدن
پھر اگر چاہے تو گھر ہی میں دبا دے کوئی

کب چھٹے گا یہ اندھیرا مجھے معلوم تو ہے
تاریں بجلی کی ابھی گھر میں لگا دے کوئی

اجنبی جان کے سب لوگ گزر جاتے ہیں
میری بستی کو مرا نام بتا دے کوئی

itsurdu.blogspot.com

میں نے کب حرف کی عظمت کو نہیں مانا ہے
میری غزلیں ہی زمانے کو سنا دے کوئی

اور کچھ بن نہیں پاتا تو مری بستی کی
ٹوٹی سڑکیں ہی مرے دوست بنا دے کوئی

مجھ کو کیا لینا ہے سورج کی تپش سے اختر
صبح سے پہلے ہی بستر سے اٹھا دے کوئی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اس نے چھوڑا تھا

اس نے چھوڑا تھا جہاں بیٹھا رہا میں
اور بچوں کا کھلونا بن گیا میں

گھر کے اندر کیسا سایوں سے تکلم
کاش اپنے آپ ہی سے بولتا میں

گھونسلے چڑیوں کے کیسے گرنے دیتا
آندھیوں میں پیڑ سے کیوں ٹوٹتا میں

میرا احوال اک زمانہ جانتا ہے
آج تک ہوں اپنی چوکھٹ پر کھڑا میں

گرد آلود آئینے میں عکس کیسا
آئینے کو توڑتا تو دیکھتا میں

خواب ہی میں زندگی کرنا بسر کیا
ان ہواؤں سے کبھی تو جاگتا میں

itsurdu.blogspot.com

کون ان کمروں میں اختر چھپ گیا ہے
بند دروازے کسی دن کھولتا میں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

بدن شکستہ مگر اس

بدن شکستہ مگر اس پہ سر ہی میرا ہے
کہ ٹوٹی پھوٹی فصیلوں میں گھر ہی مرا ہے

یہ کب کہا کہ سمندر بھی کشتیاں بھی مری
مگر یہ بات بھنور میں گہر ہی میرا ہے

میں دو قدم بھی چلوں گرد اڑنے لگتی ہے
ہوائے دشت میں جیسے سفر ہی میرا ہے

شبوں کو نور کی قندیل جلتی رہتی ہے
جبیں کے ساتھ فروغ سحر ہی میرا ہے

ثمر سے کیا مری نسبت کہ پک گئے کہ نہیں
مجھے بس اتنی خبر ہے شجر ہی میرا ہے

مری زمین کے دشمن یہیں پہ بیٹھے ہیں
اگرچہ سب کو پتہ ہے یہ در ہی میرا ہے

itsurdu.blogspot.com

میں اپنے گھر کے دریچوں میں بیٹھ کر اختر
یہ سوچتا ہوں چراغ ہنر ہی میرا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ڈھونڈ ہی لیتی ہے

ڈھونڈ ہی لیتی ہے رستہ اپنا
زیست خود کرتی ہے پیچھا اپنا

تجھ سے منسوب زمانہ ہے وہی
جس زمانے میں تھا چرچا اپنا

جہاں جلتے بھی ہیں بجھتے بھی چراغ
وہی بستی ہے ٹھکانہ اپنا

اہل دنیا کا ہے اک کام یہی
رات دن دیکھے تماشا اپنا

زیست اس طور سے گزری میری
تیر اپنا تھا نشانہ اپنا

جانتا ہوں کہ ہے سب کچھ میرا
آنکھیں میری ہیں زمانہ اپنا

itsurdu.blogspot.com

داغ تازہ ہے جبیں پر اختر
زخم سینے کا پرانا اپنا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

مرے پیکر کو دیکھو

مرے پیکر کو دیکھو کیا سے کیا ہوں
کبھی مٹی کبھی سونا بنا ہوں

مرے ہمسائے میں کون آ گیا ہے
میں اپنی چھت پہ جا کر دیکھتا ہوں

میں اپنے آپ سے یہ پوچھتا تھا
یہاں میں کس لئے آیا ہوا ہوں

بہت سے لفظ ایسے تھے بیاں میں
میں جن کو سنتے ہی گھبرا گیا ہوں

نہ جانے قافلے والے کب آئیں
ابھی تو میں اکیلا ہی کھڑا ہوں

بدن پت جھڑ میں کتنا ہلکا نکلا
میں اپنے آپ پر نوحہ سرا ہوں

itsurdu.blogspot.com

یہ کیسا شور ہے شہر وفا میں
گلی میں باہر آ کر دیکھتا ہوں

زمانے کو سزا دینے کی خاطر
میں اپنے گھر سے پیدل چل پڑا ہوں

مری غزلیں بھی نظمیں بھی تمہاری
میں اپنا کل اثاثہ دے چکا ہوں

نہ جانے کون گزرے گا ادھر سے
دریچہ کھول کر بیٹھا ہوں ہوں

یہ راتیں کیا کہیں گی مجھ کو اختر
میں انساں ہوں ستاروں سے بڑا ہوں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

آنکھ بے رونق نہیں

آنکھ بے رونق نہیں چہرہ مرا اترا نہیں
تو نے کیا اے زندگی مجھ کو ابھی جانچا نہیں

دوپہر کی دھوپ آنکھوں کی بصارت کھا گئی
میں نے آوازیں تو دیں لیکن وہ پہچانا نہیں

شہر سنگ وخشت میں کیا چاندنی کی بارشیں
آئینہ سازوں کے ہاتھوں میں ہی آئینہ نہیں

لوگ اب نقل مکانی کے لئے جائیں کہاں
ان فصیلوں میں کسی جانب بھی دروازہ نہیں

زندگی کا جتنا سرمایہ تھا گھر پر لگ گیا
جب ہوئی تکمیل تو دیکھا کہیں سایہ نہیں

اس قدر تھی تیز منزل پر پہنچنے کی لگن
راستے میں وقت کیا میں بھی کہیں ٹھہرا نہیں

itsurdu.blogspot.com

جب مکیں ہوں گے تو دستک بھی یہاں دے لوں گا میں
عادتاً خالی دریچوں میں کبھی جھانکا نہیں

جس کو مجھ سے ملنا ہو وہ بے دھڑک آواز دے
میں ابھی ساحل پہ ہوں سایہ مرا ڈوبا نہیں

میں جہاں بیٹھا تھا آندھی نے بہت کیں یورشیں
میں بھی اختر اپنی چوکھٹ سے مگر اٹھا نہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

پہلے دیواروں سے سر

پہلے دیواروں سے سر لگتا ہے
پھر چوکھٹ کا اک پتھر لگتا ہے

صحن میں چلتا پھرتا رہتا ہوں میں
اندر جاؤں تو اک ڈر لگتا ہے

ساون میں کالی گھٹا کے آتے ہی
صحرا بھی ایک سمندر لگتا ہے

سورج جب شام سے پہلے ڈوبتا ہے
دریا میں آگ کا منظر لگتا ہے

برسوں بعد سفر سے گھر کیا آیا
ایک دھواں اندر باہر لگتا ہے

مکڑی کے جالے میں پر کیسے ہیں
اپنا گھر چڑیا کا گھر لگتا ہے

itsurdu.blogspot.com

قربت اس کی مجھ کو کہاں لے آئی
اک بوجھ سا اپنے دل پر لگتا ہے

عرش کو کون زمیں پر لے آیا ہے
ہر ذرہ مجھ کو اختر لگتا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

زندگی کھو گئی ہے

زندگی کھو گئی ہے راتوں میں
لوگ بھی بٹ گئے ہیں ذاتوں میں

نہ کوئی نقش پا نہ خوں کی لکیر
سادہ کاغذ ہے وارداتوں میں

محتسب کو خبر کرے کوئی
ہے ابھی ایک نام کھاتوں میں

تھا عجب شخص میہماں اپنا
کاٹ دی رات باتوں باتوں میں

ڈھونڈتے ہیں مجھے کہاں اختر
میں تو بیٹھا ہوں چھپ کے گھاتوں میں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

آندھی سے کیا خاک

آندھی سے کیا خاک کا چہرہ گلفام ہوا
جب موسم گل میں پیڑوں کا نیلام ہوا

اس کی تصویر تو کیلنڈر سے اتاری تھی
میں مفت میں اپنے کنبے میں بدنام ہوا

ہر ٹوٹتا پھل اک آئینہ لئے پھرتا تھا
اب کیا میں کہوں جو شاخوں کا انجام ہوا

بستی بستی ہم اتنے بھی گمنام نہ تھے
پینگ کے جھولتے ہی تیرا میرا نام ہوا

دیواروں پر نام اس کا میں نے کب لکھا
ہاتھوں میں قلم بھی ایک خیال خام ہوا

کوئی کہیں بھی روزن روزن تنویر نہ تھی
اک جلتا بدن ہی چھت پہ چراغ شام ہوا

itsurdu.blogspot.com

ہونٹوں پہ دعا کے حرف ہوئے سرگرم سفر
راہوں میں طوفاں کا جب شہرہ عام ہوا

کیا کیا دیپ جلے ہیں ساون کی شام اختر
جیسے اب اس کا دکھ ہی غم ایام ہوا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

بہتے پانی کی گزرگاہ

بہتے پانی کی گزرگاہ وہی ہے کہ جو تھی
تیسری سمت کو شراہ وہی ہے کہ جو تھی

ریت پر لکھنے کا انداز ہر اک رت میں نیا
پھر بھی یہ رسم گہے گاہ وہی ہے کہ جو تھی

کچے پھل بوڑھے درختوں پہ ابھی ملتے ہیں
زندگی میں خلش جاہ وہی ہے کہ جو تھی

دن کو دیوار کے سائے میں وہی جلتے بدن
رات کو روشنی ماہ وہی ہے کہ جو تھی

خشک پتوں کی طرح کانپتے ہیں آج بھی لوگ
کاوش رمز شہنشاہ وہی ہے کہ جو تھی

شہر کی اونچی فصیلوں کا وہی ہے انجام
آرزو اپنی پرکاہ وہی ہے کہ جو تھی

itsurdu.blogspot.com

ہم نے کاغذ پہ اتاریں کئی شکلیں اختر
پھر بھی اک پھیلی افواہ وہی ہے کہ جو تھی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میری بستی کو کیا

میری بستی کو کیا ہوا یارو
کبھی جلتا تھا اک دیا یارو

اگر آنا تھا اس کو آ جاتا
آسماں پر تھا جھٹپٹا یارو

بھول بیٹھا ہوں داستاں ساری
میں زمانے میں کھو گیا یارو

نئی تعمیریں تازہ دیواریں
کیا ہوا گھر کا راستہ یارو

عمر بھر میں نے خواب دیکھے ہیں
عمر بھر جاگتا رہا یارو

میری آواز ہی سنائی دی
اور میں خود یہاں نہ تھا یارو

itsurdu.blogspot.com

مجھ کو تنہائی تھی عزیز اختر
وقت کیوں ساتھ چل پڑا یارو

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

دریا میں طغیانی ہے

دریا میں طغیانی ہے
شہر بھی پانی پانی ہے

پھول رکھوں گا چوکھٹ پر
میں نے منت مانی ہے

خالی مکاں کی ڈیوڑھی میں
جلتا دیپ کہانی ہے

روز ادھر سے جاتا ہوں
کھڑکی کتنی پرانی ہے

اجلے کپڑے پہنے ہوں
بدلی کتنی سہانی ہے

دیکھتا ہوں میں چہرے نئے
یہ بستی انجانی ہے

itsurdu.blogspot.com

کون بسا ہے آ کے یہاں
صحن میں رات کی رانی ہے

لوگ گھروں سے جھانکتے ہیں
سڑکوں پر ویرانی ہے

ٹانک رہا ہوں بٹنوں کو
جانے کہاں کی ٹھانی ہے

کون سنے گا اختر کی
گہرے کنویں کی زبانی ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اینٹوں کا ڈھیر اور

اینٹوں کا ڈھیر اور مرے گھر کے آس پاس
آئینے کرچی ہو گئے منظر کے آس پاس

شبنم کے پیرہن میں خدا جانے کون تھا
مجھ سا تھا ایک شخص گل تر کے آس پاس

ننگے بدن میں لرزشیں ہیں آفتاب کی
بس ایک تو ہی ہے مرے محور کے آس پاس

سیلاب ایسا تھا کہ دریچے بھی بہہ گئے
لیکن وہ پیڑ بیری کا اس در کے آس پاس

اس جلتی دوپہر میں مسافر کدھر گئے
ٹوٹے ہوئے ہیں تختے سمندر کے آس پاس

یہ بات اور ہے کہ کتابوں میں کھو گئے
تھے جس قدر بھی لفظ سخنور کے آس پاس

itsurdu.blogspot.com

ایسا کوئی نہیں جو ستارے اتار لائے
یوں تو ہے روشنی بہت اختر کے آس پاس

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

زندگی دن ہی نہیں

زندگی دن ہی نہیں رات بھی ہے
اور پھر تجھ سے ملاقات بھی ہے

اک ترے نام کی تختی ہی نہیں
میرے ہاتھوں میں مری ذات بھی ہے

میرے پیچھے ہے زمانہ میرا
سامنے تلخی حالات بھی ہے

آنکھیں اٹھیں کہ خلا کو دیکھیں
ہونٹ ہلتے ہیں کہ اک بات بھی ہے

اجڑے پیڑوں پہ خزاں رت ہی سہی
شاخ در شاخ مگر پات بھی ہے

زخم در زخم سہی میرا وجود
کہ یہی اب مری سوغات بھی ہے

itsurdu.blogspot.com

صرف شاخوں پہ نہیں رات کے پھول
ان دنوں درد کی بہتات بھی ہے

ریگ ساحل سے گہر چنتا ہوں
کہ یہی صورت اوقات بھی ہے

اک زمانے کو پڑی ہے اپنی
اور واجب مری خیرات بھی ہے

اتنا تنہا بھی نہیں میں اختر
ایک ہمزاد مرے ساتھ بھی ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

صبح تک ہم سفر

صبح تک ہم سفر نہیں ہوتی
چاندنی رات بھر نہیں ہوتی

ڈوب جاتے ہیں خود کنارے بھی
اور کسی کو خبر نہیں ہوتی

آسماں درمیاں میں حائل ہے
یہ زمیں عرش پر نہیں ہوتی

بھیگ جاتے ہیں لوگ بارش میں
اک مگر آنکھ تر نہیں ہوتی

یہ شکاری ہی جانتے ہوں گے
فاختہ کیوں ادھر نہیں ہوتی

چھوڑ دیتے ہیں ساتھ جب اپنے
زندگی راہبر نہیں ہوتی

itsurdu.blogspot.com

ہوتی رہتی ہے بات کمروں میں
ان سے اب میز پر نہیں ہوتی

ساری دنیا پہ فیض ہے اس کا
اک صبا میرے گھر نہیں ہوتی

جب مسافر کہیں نہ ہوں اختر
رہگزر رہگزر نہیں ہوتی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

پہلے لہولہان بدن

پہلے لہولہان بدن تھا جہان میں
میں اس کے بعد آ گیا اپنی امان میں

بچپن میں کھیلتا تھا جہاں تتلیوں کے ساتھ
اتری ہے چاندنی اسی خالی مکان میں

پانی میں چھپ گیا ہے مجھے آتا دیکھ کر
کیا شخص تھا جو رہتا تھا اک آن بان میں

گلیوں میں بے زبان دریچوں کی بات کیا
اپنی صدا ہی آتی رہی میرے کان میں

سورج کے بعد چاند ہے بارش کے بعد دھوپ
ہے پتلیوں کا کھیل کھلے آسمان میں

بچے بہت ہیں خوش کہ یہاں رونق آ گئی
چڑیا نے گھونسلا جو بنایا مکان میں

itsurdu.blogspot.com

مجھ کو اٹھا کے اپنے ہی ہمراہ لے چلا
آیا تھا ایک سایہ ابھی میرے دھیان میں

اب جیت اس کی ہار سے کچھ کم نہیں کہ وہ
آئینہ رکھ کے بیٹھ گیا درمیان میں

بے خواب راستوں سے مرے ساتھ آ گیا
اختر تھا جس کا ذکر مری داستان میں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

طوفاں میں قریہ قریہ

طوفاں میں قریہ قریہ ایک ہوئے
پھر ریت سے چہرہ چہرہ ایک ہوئے

چاند ابھرتے ہی اجلی کرنوں سے
اوپر کا کمرہ کمرہ ایک ہوئے

الماری میں تصویریں رکھتا ہوں
اب بچپن اور بڑھاپا ایک ہوئے

اس کی گلی کے موڑ سے گزرے کیا تھے
سب راہی رستہ رستہ ایک ہوئے

دیوار گری تو اندر سامنے تھا
دروازہ اور دریچہ ایک ہوئے

جب وہ پودوں کو پانی دیتا تھا
پس منظر اور نظارہ ایک ہوئے

itsurdu.blogspot.com

کل آنکھ مچولی کے کھیل میں اختر
میں اور پیڑوں کا سایہ ایک ہوئے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

انجمن انجمن دہائی نہیں

انجمن انجمن دہائی نہیں
عشق کی آبرو گنوائی نہیں

ان کی تصویر اور نام مرا
دستخط بخت آزمائی نہیں

کیسی خوشبو ہے جس سے مہکا ہوں
اس گلی سے صبا تو آئی نہیں

نقش در نقش ہیں حیات کے رنگ
اور اس رنگ سے رہائی نہیں

زخم کی بات بھی کہی سب سے
اور دیوار بھی گرائی نہیں

گھنٹیاں سن رہا ہوں اونٹوں کی
رات ابھی قافلے کو آئی نہیں

itsurdu.blogspot.com

اور کیا تحفہ وقت کا اختر
کوئی قربت نہیں جدائی نہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

یوں ہمیں وہ جزائیں

یوں ہمیں وہ جزائیں دیتا ہے
پنکھے ہی سے ہوائیں دیتا ہے

مہربانی کا اس کا رنگ عجیب
بخشنے کو خطائیں دیتا ہے

گاہ سورج کی گاہ بدلی کی
آدمی کو ردائیں دیتا ہے

شب کو ان ادھ کھلے دریچوں میں
کوئی بیٹھا صدائیں دیتا ہے

آئیے دیکھنے کی خاطر وہ
زندگی کو ادائیں دیتا ہے

جب پسینے میں ڈوبتا ہوں تو وہ
روزنوں سے ہوائیں دیتا ہے

itsurdu.blogspot.com

دشت در دشت ننگے پیڑوں کو
بارشوں کی قبائیں دیتا ہے

ٹہنیوں سے لگا کے آگ اختر
در بہ در وہ سزائیں دیتا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

کوئی پیپل کی گھنی

کوئی پیپل کی گھنی چھاؤں میں ٹھہرا ہو گا
ٹیلے کی اوٹ سے پھر چاند بھی ابھرا ہو گا

اس سے کہہ دو کہ اکیلا کبھی نکلا نہ کرے
ورنہ اک دن وہ بھرے شہر میں تنہا ہو گا

میری تصویر سے شکل اس کی بہت ملتی ہے
میری صورت کسی بستی میں اکیلا ہو گا

دیکھ لو میں نے ابھی اس پہ نہیں کچھ لکھا
کہ یہی سادہ ورق اب مرا ترکہ ہو گا

سر دریا جو چھپا بیٹھا ہے پانی اوڑھے
وہ کوئی چاند بدن میری تمنا ہو گا

کیوں ابھی سے مرے بچے ہیں گریزاں مجھ سے
زندگی ہے تو یہ اک روز تماشا ہو گا

itsurdu.blogspot.com

جس نے ڈالی ہے دوکاں مٹی کے پیالوں کی یہاں
وہ کسی شہر کا والی کوئی پیاسا ہو گا

میں نے دیواروں میں ہر سمت رکھے دروازے
آنے والے کو مرے گھر میں اچنبھا ہو گا

جانتا ہوں کہ میں تیرا ہوں فقط تیرا میں
اور میرے بعد مرا اپنا زمانہ ہو گا

لوگ آئیں یہاں بیٹھیں کوئی قندیل جلائیں
میں نہ ہوں گا تو یہاں پر مرا سایہ ہو گا

کچی اینٹوں کا جہاں ڈھیر لگا ہے اختر
انہی گلیوں میں مرے شہر کا نقشہ ہو گا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اس قدر بازار مہنگا

اس قدر بازار مہنگا ہو گیا
مجھ پہ اپنا بوجھ دگنا ہو گیا

میرے اس کے درمیاں دیوار تھی
پھر بھی ہمسائے میں چرچا ہو گیا

اس کے ہوتے کتنے جلتے تھے چراغ
جب گیا تو شہر سونا ہو گیا

بارشوں کے بعد جب سوکھی زمیں
میں بھی اک مٹی کا تودہ ہو گیا

اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے
دور تک میں ایک رستہ ہو گیا

اس نے مجھ کو اس طرح دیکھا کہ میں
گھر میں بیٹھے پا شکستہ ہو گیا

itsurdu.blogspot.com

ساری پونجی بارشوں میں جمع کی
قطرہ قطرہ ایک دریا ہو گیا

کم سے کم اس نے مری پرسش تو کی
میں مگر اختر کہاں کا ہو گیا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میں ہی جب گھر

میں ہی جب گھر میں نہ تھا
کون کمرہ کھولتا

گھر کو خالی دیکھ کر
اس نے قبضہ کر لیا

جیسا سمجھا ہے مجھے
میں کبھی ویسا نہ تھا

بارشیں زوروں پہ تھیں
میں مگر چلتا رہا

اس نے فرمائش نہ کی
میں بھی آخر کہتا کیا

وہ مری آواز تھی
اور لہجہ اس کا تھا

itsurdu.blogspot.com

چاند میں بڑھیا نہ تھی
کون چرخہ کاتا

سانپ کی پھنکار تھی
میں مگر جاگا کیا

یوں تو لوگ آتے رہے
چوک میں پہرہ رہا

وہ بھی آخر چھت پہ تھی
میں بھی اپنے گھر میں تھا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ساری دنیا پہ اک

ساری دنیا پہ اک نظر ہی سہی
میں مگر خود سے بے خبر ہی سہی

ہیں بہت کام کیا کہیں جاؤں
سامنے ایک رہگزر ہی سہی

گیلے کپڑے پہن نہیں سکتا
پانیوں میں مرا سفر ہی سہی

در و دیوار تازہ لگتے ہیں
اور پرانا سا میرا گھر ہی سہی

کیا مجھے علم اڑتی چڑیوں کا
میری مٹھی میں ایک پر ہی سہی

میں کوئی بوجھ اٹھا نہیں سکتا
میرے شانوں پہ میرا سر ہی سہی

itsurdu.blogspot.com

میری گھڑی میں بس ہوائیں ہیں
بدلیاں میرے ہم سفر ہی سہی

مجھ کو تاریخ لکھنی ہے اختر
در بہ در میرا راہبر ہی سہی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

منظر میں روشنی ہے

منظر میں روشنی ہے کسی اور طرح سے
دیوار خود ہی بیٹھ گئی اور طرح سے

سورج کی گرم دھوپ سے اینٹیں بھی جل اٹھیں
لیکن وہ میری چھت پہ رہی اور طرح سے

اجلا بدن تھا ہاتھ میں پھولوں کی ڈالیاں
لیکن وہ مجھ کو جھک کے ملی اور طرح سے

طاقوں میں جلتے دیپ کی کچھ روشنی بھی تھی
اس پار چاندنی بھی گئی اور طرح سے

بنجر زمین خون سے سیراب ہو گئی
بارش کی میں نے بات کہی اور طرح سے

اندر گھٹن سے کمروں کی حالت نہ پوچھئے
باہر ہوائے تیز چلی اور طرح سے

itsurdu.blogspot.com

میری صدا نہ تھی وہ مرا لہجہ بھی نہ تھا
لیکن کلی چمن میں کھلی اور طرح سے

انکار بھی نہ تھا اسے اقرار بھی نہ تھا
باتوں میں وہ شریک رہی اور طرح سے

اختر زمیں کا شاخوں سے رشتہ ضرور تھا
دیوار ہی میں آئی کجی اور طرح سے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

قدموں کی چاپ سن

قدموں کی چاپ سن کے بہت ڈر لگا اسے
پھر مجھ کو ساتھ لے کے ہی چلنا پڑا اسے

آئینے سے نہ کوئی تھی اس کی مخالفت
پیڑوں کے سائے سائے سے اک خوف تھا اسے

کھولی تھی میں نے موم کے کپڑوں کی اک دوکاں
سورج چڑھا تو کوئی نہ راس آ سکا اسے

کیا کیا نہ رنجشیں تھیں اسے میری ذات سے
پھر بھی ملا ہے مجھ سا ہی اک آشنا اسے

یہ بات اور ہے کہ وہ دیکھا کیا مجھے
جب شب ڈھلی تو باتوں میں الجھا دیا اسے

آخر کسی طرح تو سحر کرنی تھی مجھے
ہر چند اپنا حال نہ کچھ بھی کہا اسے

itsurdu.blogspot.com

زنجیر کے ہلانے پہ کوئی اٹھا نہیں
اختر وہ آتا در پہ تو میں دیکھتا اسے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

کیسے دن تھے وہ

کیسے دن تھے وہ یہاں رہتا تھا
اور اک دیپ جلا کرتا تھا

اس کی دیواریں بہت اونچی تھیں
چور دروازے سے میں آتا تھا

سادہ اوراق پہ الٹے ہاتھوں
وہ مرا نام لکھا کرتا تھا

زندگی پھول اسے لگتی تھی
ہاتھ لگتے ہی وہ کھل اٹھتا تھا

مجھ کو سونے نہیں دیتا شب بھر
کبھی جس شہر میں گھر ہوتا تھا

سر ساحل وہ حویلی کیا تھی
روز طوفان اٹھا کرتا تھا

itsurdu.blogspot.com

آنکھیں ہی آنکھیں تھیں اس کوچے میں
سب سے چھپ کر میں مگر جاتا تھا

کیا خبر تھی کہ ستمگر ہے یہ وقت
روز منظر ہی بدل جاتا تھا

کوئی روکے نہ گنہگاروں کو
ڈرتا مسجد میں قدم رکھتا تھا

جب وہ گزرا تھا ادھر سے اختر
اپنے دروازے پہ میں بیٹھا تھا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

پہلے زمین دے کے

پہلے زمین دے کے زمیندار کر دیا
پھر اس نے مجھ کو جینے سے بے زار کر دیا

دہلیز پر کھلونے بھی قدموں کے نقش بھی
بچپن نے مجھ کو راہ میں فنکار کر دیا

سر پر اترتی دھوپ میں کچھ بدلیاں بھی تھیں
اور اس نے جلتی آگ کو گلزار کر دیا

میدان میں ڈھل گئے ہیں پہاڑوں کے سلسلے
اور ان میں بستیوں کو نمودار کر دیا

سوکھے ہوئے درختوں کے ہونے کے باوجود
بجلی نے میرا کمرہ ہوادار کر دیا

سورج اتار لایا ہوں اپنی زمین پر
اور اس کا گوشہ گوشہ ضیا بار کر دیا

itsurdu.blogspot.com

تجھ کو تو اپنے آپ کی بھی کچھ خبر نہیں
کس نے تجھے قبیلے کا سردار کر دیا

مہتاب ابھرتا دیکھ سکوں اوٹ کے بغیر
یہ سوچ کر مکان کو مسمار کر دیا

اختر میں اپنے ہونے کا الزام اسے ہی دوں
آواز دے کے جس نے گنہگار کر دیا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میں جب بھی لوٹ کر

میں جب بھی لوٹ کر آیا سفر سے
کبھی موتی کبھی انگارے برسے

بدستور اوس کے قطرے ہیں روشن
کوئی گزرا ہے کب اس رہگزر سے

ملائیں کاش وہ مجھ سے نگاہیں
مجھے کہنا ہے کچھ ان کی نظر سے

میں اچھی طرح خود کو جانتا ہوں
کئی گزرے ہیں طوفاں میرے سر سے

مرے ٹکرانے سے زخمی ہے دیوار
بہت دروازے کو شکوے ہیں سر سے

نہ جانے پھول کس نے رکھ دیئے ہیں
کہ خوشبو آ رہی ہے میرے در سے

itsurdu.blogspot.com

زمانے بھر کو بھی اس کی خبر ہے
کوئی آواز دیتا تھا سحر سے

میں اس کے پیرہن کو دیکھتا ہوں
کہ اس نے پھول کاڑھے کس ہنر سے

کوئی آسیب کب ہے گھر کے اندر
میں اختر چھپ گیا ہوں اپنے ڈر سے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میرا خوں معصوم ہے

میرا خوں معصوم ہے لیکن مقدر دیکھنا
سر پہ ہوتی ہیں دعائیں پھر بھی بے گھر دیکھنا

جتنے کپڑے تھے پرانے دے دیئے سب دان میں
تم نے ان تازہ دکانوں میں اب آ کر دیکھنا

اس کا روشن چہرہ اور جلتے چراغوں کی لویں
ادھ کھلی کھڑکی میں تصویروں کا منظر دیکھنا

دیپ طاقتوں میں نہ ہوں گے تو دھواں ہو گا ضرور
آدھی شب کو تم کبھی آ کر مرا در دیکھنا

آندھیوں سے ریت کی روداد بھی ہو گی رقم
دیکھ کر ان سبز پیڑوں کو مرا سر دیکھنا

جب کبھی بستی میں آؤ صبح کے ہنگام میں
بام و در کے بعد مجھ کو بھی برابر دیکھنا

itsurdu.blogspot.com

دیکھتی ہو اونچی ممٹی سے بھرے بازار کو
نیچے آ کر ہو سکے تو اپنے اندر دیکھنا

قریہ قریہ ہر قدم ہے اک طلسم زندگی
اور اس پر راستوں کو اس کا مڑ کر دیکھنا

بارشوں کے بعد چھت پر چاندنی کا رقص ہے
بدلیوں کی اوٹ سے تم ماہ و اختر دیکھنا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

زیست اس طور گزاری

زیست اس طور گزاری جائے
سر سے گٹھڑی نہ اتاری جائے

پیر بے برگ ہوئے جاتے ہیں
اب نہ اونٹوں کی سواری جائے

سر دیوار کئی طاہر ہیں
ہر روشن خوں سے نکھاری جائے

ان کی محفل کی بہت باتیں سنیں
کوئی میرا بھی حواری جائے

میرے ہاتھوں میں قلم ہے میرا
اب مرے ساتھ لکھاری جائے

ان کا ملبوس نکھارا کیا
میری پگڑی بھی سنواری جائے

itsurdu.blogspot.com

کوئی بارات نہ شاخ آہو
اب نہ جنگل کو شکاری جائے

سانس کے ساتھ ہے دھڑکن اختر
ایک تصویر اتاری جائے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ادھر اس راستے سے

ادھر اس راستے سے جو گیا ہے
وہ آگے جا کے خود میں کھو گیا ہے

زمیں کچھ اور نیچے دھنس گئی ہے
فلک کچھ اور اوپر ہو گیا ہے

کسے معلوم پھر آئے نہ آئے
منڈیروں پر جو تارے بو گیا ہے

میں ان پلکوں پہ شبنم دیکھتا ہوں
جو میرے زخم سارے دھو گیا ہے

الجھتا رہتا ہے اب زندگی سے
وہ رفتہ رفتہ مجھ سا ہو گیا ہے

سر شب وہ کہیں خوابوں میں گم تھا
میں یہ سمجھا کہ شاید سو گیا ہے

itsurdu.blogspot.com

کھلونے جتنے بھی تھے توڑ ڈالے
وہ بچہ کتنا بوڑھا ہو گیا ہے

میں اختر کتنا ہلکا ہو گیا ہوں
وہ سارا بوجھ میرا ڈھو گیا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

آخر جو دن جدائی

آخر جو دن جدائی کا آنا تھا آ گیا
لینا میں اپنے ہونے کا انعام پا گیا

کیا کیا نہ پچھلی رت کی حکایت تھی اس کو یاد
وہ تھوڑی دیر شب کو ٹھہر کر چلا گیا

جو بات کہنے والی تھی وہ اس کے ساتھ ساتھ
ناگفتنی فسانے بھی مجھ کو سنا گیا

سمجھا یہ تھا کہ ایک متاع اس کے پاس ہے
لیکن وہ خالی ہاتھ ہی مجھ کو دکھا گیا

یہ میری سرگزشت تمنا کا حال ہے
دہلیز تک وہ آیا تھا آ کر چلا گیا

اس کا مزاج کوزہ گری ایسا تھا کہ بس
وہ حرف حرف ایک کہانی بنا گیا

itsurdu.blogspot.com

دیوار و بام و در پہ اک آندھی کے باوجود
اس کو دیئے جلانے تھے آ کر جلا گیا

میں مطمئن حیات کا تھا نغمہ گر مگر
وہ گام گام ایک قیامت اٹھا گیا

اختر سمندروں کے کناروں کی بات کیا
وہ جلتی ریت ہی مجھے دے کر چلا گیا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ہم تھے مجبور تمنا بیٹھے

ہم تھے مجبور تمنا بیٹھے
تم مگر کیسے ادھر آ بیٹھے

عارضہ مجھ کو تو چلنے کا تھا
میرے ہمسائے کہاں جا بیٹھے

خود کو ہی دیکھتا رہتا ہوں میں
کھلی کھڑکی میں شکستہ بیٹھے

کیا عجب لوگ ہیں بستی والے
ابھی اٹھے تھے کہ پھر آ بیٹھے

مجھ کو آواز دیا کرتا ہے
آدھی شب کو کوئی سایہ بیٹھے

پیرہن اپنا بدل لیتی ہے
دھوپ میں موم کی گڑیا بیٹھے

itsurdu.blogspot.com

دشت والوں کو یہ پیغام ملا
کوئی آئے لب دریا بیٹھے

پوچھتا رہتا ہے مجھ کو اختر
ان کے کوچے میں اک اندھا بیٹھے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

کوئی لے جائے مجھ

کوئی لے جائے مجھ کو میری چھت پر
کبوتر آئے ہیں پیغام لے کر

مجھے چلنا تھا میں چلتا رہا ہوں
بہت تھے راستے میں سرخ پتھر

مہک تقسیم کرتا پھر رہا ہے
وہ اپنے ہاتھ پر مہندی لگا کر

مجھے بستی میں جب پایا اکیلا
مرے ہمراہ اٹھ آیا ہے بستر

میں رنگوں میں برش رکھنے لگا تھا
بکھر کر رہ گیا کاغذ پہ منظر

میں رکھ آیا ہوں آنکھیں راستے میں
کرے گا کیا کوئی دیوار اٹھا کر

itsurdu.blogspot.com

زمانہ بھی اب اپنا بوجھ لے آئے
یہ میرا شانہ ہے اور یہ مرا سر

شجر جیسے کہ شب کو روشنی میں
کسی جنگل میں دیکھو سوئے اختر

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

مجھ کو آواز جس نے

مجھ کو آواز جس نے دی ہو گی
وہ مری اپنی ذات ہی ہو گی

کل جو انگلی پکڑ کے چلتا تھا
اب وہ ٹھہرے تو ہمری ہو گی

یوں تو الماری صاف کی اس نے
پھر بھی تصویر اک چھپی ہو گی

مجھ کو رستے میں روکنے کے لئے
کوئی گڑیا کہیں کھڑی ہو گی

دل دھڑکنے کا کب یہ تھا انداز
میری پہچان ہو گئی ہو گی

سر سے پا تک میں بھیگ بیٹھا ہوں
کہیں بدلی برس رہی ہو گی

itsurdu.blogspot.com

تم مری بات کا یقیں کر لو
رات کے بعد صبح بھی ہو گی

جب بھی اس نے مجھے پڑھا ہو گا
کچھ نہ کچھ جی میں سوچتی ہو گی

ماہ و اختر زمین پر ہوں گے
جب مرے گرد روشنی ہو گی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

وہ دھوپ بدن تو

وہ دھوپ بدن تو اسی بستی کا مکیں تھا
سورج کا ہیولیٰ تھا مگر برف نشیں تھا

یہ بے درد دیوار مکاں پھر تھا غنیمت
اک رہگذر عام تھی دروازہ نہیں تھا

ہاتھوں کے نشاں ہی تھے دریچوں سے نمایاں
ظاہر وہ کہیں ہوتا تھا پوشیدہ کہیں تھا

دروازے پہ گھنٹی بھی مرے کام نہ آئی
وہ شور تھا گلیوں میں قیامت کا یقیں تھا

میں اپنی صدا سن کے پلٹ آیا تھا گھر کو
جیسے کہ فقط میں ہی انگوٹھی کا نگیں تھا

گلیوں میں بہت جھانکا مگر مجھ کو ملا کیا
دیواروں کے پیچھے کوئی سایہ بھی نہیں تھا

itsurdu.blogspot.com

احساس ہوا اسکے چلے جانے پہ اختر
وہ روشنی صبح تھا خورشید جبیں تھا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

تصویر ہل رہی ہے

تصویر ہل رہی ہے مگر بولتی نہیں
دیوار آندھیوں سے سبق سیکھتی نہیں

گھر کا سکوت اتنا رگ و پے میں ڈھل گیا
میرے لہو کی بوند بھی اب چیختی نہیں

سورج کے ڈوبتے ہی سبک گام ہو گئی
اب ناؤ باد تند سے بھی ڈولتی نہیں

کچھ اتنی اپنے آپ میں کھوئی ہیں بستیاں
وہ اپنے ارد گرد بھی اب دیکھتی نہیں

میں نے بھی اس گلی سے گزرنا کیا ہے ترک
اب وہ بھی کھڑکیوں کو کبھی کھولتی نہیں

طوفان سے کھڑکھڑاتے ہیں دروازے تو بہت
لیکن کوئی حویلی کہیں جاگتی نہیں

itsurdu.blogspot.com

اختر یہ زندگی کی علامت کو کیا ہوا
وہ بات سن تو لیتی ہے اک مانتی نہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

چہروں کا اثاثہ بھی

چہروں کا اثاثہ بھی کم نہیں ہوتا
آئینوں کا شیرازہ بھی برہم نہیں ہوتا

شاخوں سے ہواؤں کی وہی چھیڑ ہے لیکن
ٹوٹا ہوا پتہ مرا پرچم نہیں ہوتا

جو جھونپڑا کچا ہے رہے گا وہ ابد تک
محلوں کا کوئی کمرہ تو محکم نہیں ہوتا

کچھ پھولوں کا چاک اپنا ہی خود ہوتا ہے درماں
ہر زخم چمن لائق مرہم نہیں ہوتا

میں نے تو سر محفل امکاں یہی دیکھا
آواز کا شعلہ کبھی مدھم نہیں ہوتا

ہم لاکھ بھریں وقت کے تاریک گھڑوں کو
پہلا سا مگر زیست کا عالم نہیں ہوتا

itsurdu.blogspot.com

اے گردشِ ایام تجھے علم تو ہو گا
اک نقطے پر رکتا ہے جنوں کم نہیں ہوتا

دیواریں بھی بول اٹھتی ہیں تصویروں کی شبہ پر
یہ بات مگر لہجہ بھی مبہم نہیں ہوتا

کاغذ تو سلگ اٹھتے ہیں لفظوں کی تپش سے
اک نوکِ قلم ہے کہ جسے غم نہیں ہوتا

لے اڑتی ہے شبنم کو ہوا صحنِ چمن سے
میرا سرِ دامن بھی ابھی نم نہیں ہوتا

راتوں کی ہر آواز میں اک چیخ چھپی ہے
اختر سرِ خورشید مگر خم نہیں ہوتا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

میں بس یہی خواب

میں بس یہی خواب دیکھتا تھا
سورج مرے پاؤں میں پڑا تھا

رات آئی تو خود ہی کاٹ ڈالا
جس پیڑ کے سائے میں کھڑا تھا

زخموں کے نشان گنتے گنتے
شاخوں سے گلاب چن رہا تھا

میں رات کو سونے سے بہت قبل
خالق سے معافی مانگتا تھا

بنیاد ابھی پڑی نہیں تھی
کاغذ پہ لکیریں کھینچتا تھا

کشتی کہیں دور بہہ رہی تھی
جب جھیل میں چاند ڈوبتا تھا

itsurdu.blogspot.com

جس شخص سے واقفیت نہیں تھی
نام اس کا ہی ہاتھ پر لکھا تھا

اعضا مری شکل دیکھتے تھے
میں اپنے سہارے ہی اٹھا تھا

وہ لمحہ بھی جاوداں ہوا ہے
تصویر کے ساتھ جب کھڑا تھا

شاید یہ خبر ہو راستوں کو
میں آخری بار کب چلا تھا

خود کبھی ملتا یا نہ ملتا
اختر مرا اپنا فیصلہ تھا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

دشت و در کی لوح پر

دشت و در کی لوح پر تحریر ہی میری نہ تھی
لفظ میرے تھے مگر تفسیر ہی میری نہ تھی

راستوں میں کچھ نہیں تھا اک فقط آواز تھی
دھوپ میں لیکن کوئی تصویر ہی میری نہ تھی

اس کی دیواروں پر روشن چاند بھی سورج بھی تھا
چھت پہ جلتے دیپ کی تنویر ہی میری نہ تھی

ریت پر میں نے جو لکھا وہ ہوا کے حرف تھے
ساحلوں پر دور تک جاگیر ہی میری نہ تھی

اس گلی میں جا کے اس کو مڑ کے دیکھا تھا ضرور
وہ بھی ہوتا راہ میں تقدیر ہی میری نہ تھی

دیکھتا تھا میں کھلی آنکھوں سے اختر ارد گرد
اک یہی تھی اور کچھ تقصیر ہی میری نہ تھی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

یہ عرصہ زیست کربلا ہے

یہ عرصہ زیست کربلا ہے
تا حد نظر فقط خدا ہے

خیموں کی طنابیں جل رہی ہیں
کیا جانے کہاں کا قافلہ ہے

شاید میں وجود پر گراں ہوں
روزن سے زمانہ جھانکتا ہے

پہلے تو یہاں مکاں نہیں تھے
شاید کوئی شہر بس رہا ہے

میں گھر سے کہیں نہیں گیا ہوں
دیکھو مرا سایہ بھی کھڑا ہے

تصویر کے پیچھے چھپ گیا ہوں
دیوار سے کوئی پوچھتا ہے

itsurdu.blogspot.com

دروازے تمام کھول دیجئے
بچھڑا ہوا دوست آ رہا ہے

جانا تو کہیں نہیں ہے ورنہ
رستہ مرے سامنے بچھا ہے

اب آنکھ جو لگ گئی تو اختر
پھر تا بہ ابد ہی جاگنا ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

انہی راستوں میں گلاب

انہی راستوں میں گلاب ہیں تجھے کیا خبر
کئی مجھ سے خانہ خراب ہیں تجھے کیا خبر

مرے نقش پا میں مرا نشان وجود ہو
مری زندگی کے یہ خواب ہیں تجھے کیا خبر

سر رہگزر جو ستارے اور چراغ ہیں
یہ تجلیوں کے عذاب ہیں تجھے کیا خبر

فقط ایک چاند کا عکس ہی نہیں جھیل میں
کہ کنارے بھی تہ آب ہیں تجھے کیا خبر

سر آئینہ پس آئینہ تجھے دیکھنا
یہ وفا کے خواب سراب ہیں تجھے کیا خبر

کئی لوگ سامنے آ کے دور چلے گئے
کئی لوگ زیر نقاب ہیں تجھے کیا خبر

itsurdu.blogspot.com

سر آسماں یہ طیور و اختر و کہکشاں
مرے ساتھ پا یہ رکاب ہیں تجھے کیا خبر

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

لوگوں کی بات کا

لوگوں کی بات کا میں برا مانتا نہیں
ہر چند ان میں کوئی مجھے جانتا نہیں

ہر شخص میرے نام سے ہے منحرف بہت
اور ان میں کوئی خود کو بھی پہچانتا نہیں

پانی کی بوند بوند مجھے زندگی تو ہے
چھلنی میں زندگی کو مگر چھانتا نہیں

چھتری کا سایہ نعمت ہستی سے کم نہیں
اور میں کہ جلتی دھوپ میں بھی تانتا نہیں

میں چلتے چلتے گھر سے بہت دور آ گیا
ہر چند کوئی موڑ بھی پہچانتا ہیں

آئینہ ایک عمر سے ہے سامنے مگر
اختر میں خود کو پھر بھی ابھی جانتا نہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اڑتی مٹی کی کہانی

اڑتی مٹی کی کہانی کہہ گئی
راستوں کا دکھ جوانی سہہ گئی

میں سفر کا اس قدر دلدادہ تھا
زندگی آواز دیتی رہ گئی

لوگ ساحل پر کھڑے تکتے رہے
اور کشتی پانیوں میں بہہ گئی

اگنی پر میرے کپڑے دیکھ کر
جو نہ کہنا تھا وہ بدلی کہہ گئی

اور تو سب رنگ دیواروں پہ ہیں
اک ابھی تصویر لگنی رہ گئی

رات کی رانی بڑی بے باک تھی
سرگزشت ماہ و اختر کہہ گئی

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

اپنا دامن لہو لہو کرتے

اپنا دامن لہو لہو کرتے
یوں بھی جینے کی آرزو کرتے

اپنے ہاتھوں کیا ہے سب کو وداع
اور کیا جشن ہاؤ ہو کرتے

انگلیوں سے لہو تو رستا نہ تھا
کیا کسی چاک کو رفو کرتے

بے وطن لوگ بے چراغ دیار
کاش ان سے ہی گفتگو کرتے

ہم کھڑی کرتے پہلے اک دیوار
پھر تماشائے رنگ و بو کرتے

ان کی تصویر دیکھ کر اختر
اپنی تصویر ہو بہو کرتے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

مرا ہونا ہی معراج

مرا ہونا ہی معراج خبر ہے
پھر اس کے بعد عالم پر نظر ہے

تعارف ہی مرا اس سے کرا دو
کہ میرا نام مجھ سے معتبر ہے

میں خود سے ملنے گھر سے آ گیا ہوں
یہ شاید آخری میرا سفر ہے

ہواؤں سے نہیں ہے شکوہ کوئی
مرے رستے میں اپنا سنگ در ہے

لکیریں ہاتھ کی مر جھا گئی ہیں
مگر اختر چراغ راہگزر ہے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ہر چند داستاں کی

ہر چند داستاں کی کئی سرخیاں بھی ہیں
حصہ مرے بدن کا میری بیٹیاں بھی ہیں

وہ سامنے مکان کی دیوار ہی نہیں
میری نظر میں کھلتی ہوئی کھڑکیاں بھی ہیں

سورج کی تازہ دھوپ مری فکر کا جمال
پیڑوں کے ٹھنڈے سائے مرے ترجماں بھی ہیں

ہونٹوں کی جنبشوں میں شگفت چمن کی گونج
دیوار جاں پہ پھیلی ہوئی ٹہنیاں بھی ہیں

تالاب کے کناروں پہ بطخوں کے قافلے
موج رواں پہ بہتی ہوئی کشتیاں بھی ہیں

ہاتھوں کے زاویوں میں چراغوں کے سلسلے
اور ان کے بیچوں بیچ مہہ و کہکشاں بھی ہیں

itsurdu.blogspot.com

باد نسیم موجہ دریا شعاع مہر
ساحل کی ٹھنڈی ریت پہ کچھ سیپیاں بھی ہیں

لفظوں کی سرگزشت ہے اختر کی واردات
چوپال میں گھرے ہوئے افسانہ خواں بھی ہیں

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

عہد شباب و آرزو

عہد شباب و آرزو دور تھا اک گزر گیا
وقت مگر ٹھہر گیا میں بھی مگر ٹھہر گیا

اے غم عشق کچھ نہ پوچھ اے غم زیست کیا کہوں
زندہ ابھی ہوا نہ تھا موت سے پہلے مر گیا

عہد وفا بھی تھا عجیب دور جہاں بھی تھا عجیب
وہ بھی مکر مکر گیا میں بھی مکر مکر گیا

میرے تمام ہم سفر دیکھتے رہ گئے مجھے
گھر سے کہیں نہ میں گیا اپنی طرف مگر گیا

وہ جو مرے وجود میں ایک پھوار خوں کی تھی
جب وہ چھلک چھلک گئی سارا جہاں نکھر گیا

کہنے کو ربط کچھ نہ تھا پھر بھی عجب لگاؤ تھا
رات وہ جس طرف گیا میں بھی ادھر ادھر گیا

itsurdu.blogspot.com

اتنا وہ بے نیاز تھا دیپ ابھی جلے نہ تھے
اختر و کہکشاں کے نام روشنیاں وہ کر گیا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

ہم اندھیروں میں روشنی

ہم اندھیروں میں روشنی جو ہوئے
جل رہے ہیں کہ دیپ ہی جو ہوئے

کیوں زمانے کا تذکرہ نہ کریں
ہم شناسائے زندگی جو ہوئے

صرف اشاروں میں گفتگو کی ہے
دونوں آپس میں اجنبی جو ہوئے

ان کی چوکھٹ پہ پھول رکھ آئے
یہ تقاضے کبھی کبھی جو ہوئے

سر ہتھیلی پہ لے کے نکلے ہیں
سرد راتوں کی چاندنی جو ہوئے

دل کی آواز کان میں آئی
دوستدار نواگری جو ہوئے

itsurdu.blogspot.com

کوچہ کوچہ ہے روشنی اختر
مٹھیوں کے چراغ بھی جو ہوئے

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

مسافتوں کا اب انجام

مسافتوں کا اب انجام بھی نہیں آتا
کوئی ستارہ لب بام بھی نہیں آتا

یہ پچھلی عمر کے صدمے سہے نہیں جاتے
اب اس نگاہ کا پیغام بھی نہیں آتا

میں کس زبان سے شکوہ کروں زمانے کا
مجھے کسی کا کوئی نام بھی نہیں آتا

گزرتے وقت سے میں نے مصالحت کر لی
مرے سر اب کوئی الزام بھی نہیں آتا

بدلتی رت میں ہوا ہے مرا یہ حال اختر
کہ اب خیال در و بام بھی نہیں آتا

◆◆◆

itsurdu.blogspot.com

تھا وہ بھی بات کا پکا ہنر

تھا وہ بھی بات کا پکا ہنر وروں کی طرح
خموش رہ نہ سکا میں بھی شاعروں کی طرح

کس سے آئینے کب جھوٹ بولتے ہیں کہ یہ
صداقتوں کے امیں ہیں پیمبروں کی طرح

ہوائے جاں نے ٹھہرنے دیا ہمیں نہ کہیں
نگر نگر میں رہے ہیں مسافروں کی طرح

بدن دریدوں کے ہر زخم کے لب و رخ سے
طلوع حرف ہوا ہے سخنوروں کی طرح

گھٹا کے بعد بھی رستی رہیں چھتیں اختر
مرے دیار کی اجڑی حویلیوں کی طرح

◆◆◆